گیارھواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ یکشنبہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۸ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	
	علیحدہ فہرست میں درج نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۲
۳	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں کا تقرر ۔	۲۱
۴-	رخصت کی درخواستیں	۲۲

جلد یازدھم

شمارہ اول

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر :-	جناب محمد سرور خان کاکڑ
۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-	آغا عبدالظاہر

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکرٹری	مسٹر اختر حسین خان
۲۔ ڈپٹی سیکرٹری	محمد حسن شاہ

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱ ۔ الحاج جام میر غلام قادر خان	وزیر اعلیٰ بلوچستان
۲ ۔ نواب تیمور شاہ جوگیزئی	وزیر صحت (مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۸۸ء کو انتقال کر گئے)
۳ ۔ ارباب محمد نواز کاسی	وزیر زراعت
۴ ۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ	〃 منصوبہ بندی و ترقیات
۵ ۔ سردار بہادر خان بنگلزئی	〃 خوراک و ماہی گیری
۶ ۔ ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ	〃 مواصلات و تعمیرات
۷ ۔ سردار احمد شاہ کھیتران	〃 وزیر بلدیات
۸ ۔ سردار محمد یعقوب خان ناصر	〃 آبپاشی و ترقیات
۹ ۔ میر محمد نصیر مینگل	〃 صنعت و حرفت و معدنیات لیبر اور افرادی قوت ۔
۱۰۔ میر ہمایوں خان مری	وزیر خزانہ قانون و پارلیمانی امور
۱۱۔ میر عبدالنبی جمالی	وزیر اطلاعات مال کھیل اور ثقافت
۱۲۔ مس پری گل آغا	وزیر تعلیم

پارلیمانی سیکرٹریز

۱۔ سردار نور احمد مری
۲۔ مسٹر عبدالغفور بلوچ
۳۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ
۴۔ مسٹر عبدالمجید بزنجو
۵۔ سردار نثار علی
۶۔ مسٹر بشیر مسیح
۷۔ مسٹر عبدالکریم نوشیروانی

مشیران

۱ مسٹر ناصر علی بلوچ
۲ مسٹر ذوالفقار علی مگسی
۳ شیخ ظریف خان مندوخیل
۴ ملک گل زمان کاسی

مشیر خصوصی

۱۔ مسٹر آبادان فریدون آبادان

اراکین صوبائی اسمبلی

۱۔ حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی۔
۲۔ سردار خیر محمد خان ترین
۳۔ مسٹر نصیر احمد باچا
۴۔ مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل
۵۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی
۶۔ حاجی عید محمد نوتیزئی
۷۔ مسٹر سلیم اکبر بگٹی
۸۔ میر نبی بخش خان کھوسہ
۹۔ میر فتح علی خان عمرانی
۱۰۔ سردار دینار خان کرد
۱۱۔ پرنس یحییٰ جان بلوچ
۱۲۔ میر احمد خان زہری
۱۳۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی
۱۴۔ سید داد کریم
۱۵۔ میر محمد علی رند
۱۶۔ سردار نواب خان ترین
۱۷۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۱۸۔ مسز فضیلہ عالیانی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا

گیارھواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز یکشنبہ مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۸۸ء
بوقت گیارہ بجے صبح زیر صدارت جناب محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر
بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
از
مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ
وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُہَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝

پارہ ۴ سورۃ = العمران رکوع ۱۴

ترجمہ:- اے ایمان والو مت کھاؤ سود دونے پر دونا اور ڈرو اللہ سے تاکہ تمہارا بھلا ہو اور بچو اُس آگ سے جو تیار ہوئی کافروں کے واسطے اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا تاکہ تم پر رحم ہو اور دوڑو بخشش کی طرف اپنی رب کی اور جنت کی طرف جس کا عرض ہی آسمان اور زمین تیار ہوئی پرہیزگاروں کے واسطے۔

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر! اب وقفہ سوالات ہے۔ پہلا سوال مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ صاحب کا ہے

*۶۳۰۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ

کیا وزیر محنت و افرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) اس وقت صوبہ کے کن کن علاقوں میں ٹی۔ ٹی۔ سی سینٹرز قائم ہیں اور ان سینٹروں میں سالانہ کس قدر زیر تربیت افراد کو ہنر مند بنایا جاتا ہے۔ تفصیلات سے آگاہ کریں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع نصیر آباد میں ٹی ٹی سی سینٹرز قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس پر کب تک عمل در آمد کیا جائے گا۔ تفصیلات سے آگاہ کریں۔

میر محمد نصیر مینگل وزیر محنت و افرادی قوت۔

(الف) صوبہ بلوچستان کے مندرجہ ذیل علاقوں میں ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر قائم کیئے جا چکے ہیں۔
۱۔ کوئٹہ۔ ۲ خضدار۔ ۳۔ لورالائی۔ ۴۔ قلعہ عبداللہ۔ ۵۔ حب چوکی، سبی۔ اور تربت کے مراکز ابھی تک زیر تعمیر ہیں مندرجہ بالا سینٹر میں طلبہ کو سالانہ تربیت دینے کی گنجائش حسب ذیل ہے۔

(۱) کوئٹہ۔۔۳۰۰۔ (۲) خضدار ۱۵۰۔ (۳) لورالائی ۶۴۔ (۴) قلعہ عبداللہ ۵۰۔ (۵) حب چوکی ۲۰۸۔

(ب) ضلع نصیر آباد میں عالمی بنک کی مدد سے ایک ٹریننگ سینٹر بمقام ڈیرہ مراد جمالی قائم کرنے کی تجویز منظور ہو چکی ہے۔ جس پر عملدر آمد اگلے سال کیا جائے گا۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ، (ضمنی سوال) جناب والا ! آیا ان طلباء کو جو ان سنٹروں میں کام کرتے ہیں کوئی وظیفہ بھی دیا جائے گا یا ان سے صرف کام لیا جاتے گا ؟

وزیر محنت وافرادی قوت۔ جناب اسپیکر ! یہاں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز میں طلباء کو تربیت دی جاتی ہے تاکہ تعلیم کے بعد ان کو باعزت روزگار مہیا کیا جا سکے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ وہ اپنا کاروبار اگر کرنا چاہیں تو شروع کر سکیں۔ یہ تربیتی ادارہ ہے ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ :۔ جناب اسپیکر ! جیسا کہ منسٹر صاحب نے بتایا۔ کہ یہاں طلباء کو وظائف نہیں دیئے جاتے جبکہ کارپٹ سینٹرز میں جو طلباء کافی عرصہ سے کام کر رہے ہیں ان کو وظائف دیئے جاتے ہیں لیکن ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز میں نہیں دیئے جاتے۔ کیوں ۔ ؟

وزیر محنت وافرادی قوت۔ جناب اسپیکر ! اس کے لئے عرض ہے کہ موجودہ حکومت کے تحت سابقہ پالیسی کے مطابق عمل درآمد کیا جاتا ہے تاہم اگر معزز رکن چاہتے ہیں کہ ان طلباء کو وظیفہ دیا جائے تو وہ حکومت کو اس ضمن میں اپنی تجویز دیں۔ ہمیں یا میرے محکمہ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ جناب والا ! چھوٹی دستکاری کی تربیت میں طلباء میٹرک پاس کرنے کے بعد آتے ہیں۔ یہ تربیت ان کو بالکل مفت دی جاتی ہے ۔ ان سے کوئی فیس نہیں لی جاتی بلکہ کراچی میں تو ایسے اداروں میں فیس بھی لی جاتی ہے ۔ جبکہ یہاں حکومت کی طرف سے مفت ہنر سکھایا جاتا ہے تاکہ آئندہ ان کو کام کے مواقع فراہم کئے جا سکیں۔ یا وہ ہنر سیکھنے کے بعد اپنے ورکشاپس کھول کر کام کر سکیں ۔

میر محمد نصیر مینگل وزیر صنعت و حرفت ۔

سال ۸۸ - ۱۹۸۷ء کے دوران بلوچستان کے مندرجہ ذیل اضلاع میں صنعتیں قائم کرنے کے لئے N.O.C جاری کئے گئے ہیں ۔

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد صنعتیں	نمبر شمار	نام ضلع	تعداد صنعتیں
۱	کوئٹہ	۲۱ عدد	۸	ڈیرہ بگٹی	۱ عدد
۲	پشین	۵ "	۹	ڈھاڈر	۱ "
۳	تربت (مکران)	۱۰ "	۱۰	پنجگور	۱ "
۴	سبی	۲ "	۱۱	لورالائی	۱ "
۵	چاغی	۲ "	۱۲	قلات	۱ "
۶	نصیر آباد	۶ "	۱۳	خضدار	۴ "
۷	ژوب	۵ "	۱۴	لسبیلہ	۲۴۳ "
			۱۵	اوتھل	۱۰ "

کل تعداد صنعتیں ۔ ۳۱۲ عدد

عبدالکریم نوشیروانی ۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر میں وزیر متعلقہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تو ۸۷ - ۸۶ - ۱۹۸۵ء کے ہیں اب جو اور این او سی آرہے ہیں کیا انہیں بھی آپ شامل کرتے ہیں ۔ ؟

وزیر صنعت و حرفت :- جناب والا ! ہم نئے سال کے لئے جو صنعتیں قائم کر رہے ہیں

اس میں یہ پالیسی اختیار کر رہے ہیں کہ ہم معزز اراکین سے تجاویز لیں۔ اور اس کے ساتھ وہاں کا سروے بھی کرایا جائے گا۔ اگر فیزیبلیٹی ہوئی تو وہاں صنعت قائم کی جائے گی۔ لہذا میں معزز رکن کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ خاران سے متعلق اپنی تجاویز ہمیں دیں۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال بھی میر عبدالکریم نوشیروانی کا ہے۔

***۶۴۰۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔**

کیا وزیر صنعت وحرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۸۵ تا ۱۹۸۷ء کے دوران کن کن افراد کو کتنا رقبہ زمین صنعتی / معدنی لیز (پیٹے) پر دیا گیا ہے اور یہ لیز ین کتنے عرصے کیلئے ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر صنعت وحرفت۔

سال ۸۷ - ۱۹۸۵ء کے دوران کل ۹۴۲ صنعتوں کے لئے ۳۷۷ ایکڑ ۲۳۹۳ میٹر رقبہ انڈسٹریل اسٹیٹ حب اور اوتھل میں ۹۹ سال کی لیز پر دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں کل ۱۲ کمپنیوں کو ۱۰ سے ۱۵ سال کے لیز پر ۸۴-۸۶۶۲ ایکڑ رقبہ دیا گیا ہے۔

پرنس یحیٰ جان بلوچ۔ (ضمنی سوال) جناب والا! ۸۶ - ۱۹۸۵ اور ۱۹۸۷ء میں زیادہ تر زور بیلہ اور اوتھل کی طرف دیا گیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ کراچی کے قریب ہے اور زیادہ تر انڈسٹریز جو لوگ لگا رہے ہیں وہ کراچی والے ہیں۔ آئندہ کے لئے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گذارش کروں گا کہ کوئٹہ جو بلوچستان کا دارالخلافہ ہے جہاں سے تمام مال ملتا ہے

ان ہی جگہوں میں ان کی صنعتیں لگائی جائیں۔ اور میرا خیال ہے کہ صنعتیں ایسی جگہوں پر لگائی جانی چاہئیں۔ اس سے شاید کچھ نقصان ہو۔ لیکن وہاں کے لوگوں کے لئے کافی فائدہ ہوگا۔ شکریہ۔

وزیر صنعت وحرفت۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری انڈسٹریز اسٹیٹ ایریاز قائم ہوئے تھے۔ وہاں جو خالی پلاٹ پڑے ہوئے تھے وہ ہم نے دے دیئے ہیں علاوہ ازیں جیسا کہ انہوں نے کوئٹہ کے لئے فرمایا ہے۔ ہم پچیس ایکڑ پر کام کر رہے ہیں۔ اور تقریباً آٹھ کارخانوں کے ہم نے این او سی جاری کئے ہیں۔ مزید جو ہمارے پاس آ رہے ہیں انہیں ہم دے رہے ہیں تاکہ یہاں انڈسٹریز قائم ہوں۔ اس کے علاوہ ہم مکران میں بھی جائزہ لے رہے ہیں۔ ڈیرہ مراد جمالی میں زمین کے حصول کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہماری حکومت کی یہ کوشش ہے کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز میں صنعتیں قائم کی جائیں۔ اس سلسلہ میں انڈسٹریز بورڈ قائم ہو چکا ہے۔ وفاقی حکومت کے منسٹر اس کے چیئرمین ہیں وہ ایک مہینے کے اندر اپنی رپورٹ دے گا۔ کہ کن علاقوں میں اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں فوری طور پر انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کئے جا سکتے ہیں۔ موجودہ حکومت کی یہ کوشش ہے کہ اس کے علاوہ بھی علاقوں کو بھی ترجیح دی جائے گی۔ اور لوگوں کو اس کے لئے دعوت دی جائے گی۔ کہ وہاں صنعتیں قائم کریں حکومت اس کے لئے پوری کوشش کرے گی۔

مسٹر اسپیکر۔ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب اپنا اگلا سوال دریافت کریں۔

***۶۸۹۔ میر عبدالکریم نوشیروانی**

کیا وزیر صنعت وحرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ اس وقت اسسٹنٹ منیجر سمال انڈسٹریز

کہاں کہاں تعینات ہیں اور اسسٹنٹ مینجروں کی خالی آسامیوں کی تعداد کتنی ہے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ یہ آسامیاں کن وجوہات کی بناء پر خالی ہیں۔ جبکہ صوبہ میں بے روزگاری دن بدن بڑھ رہی ہے

وزیر صنعت و حرفت۔

اس وقت محکمہ سمال انڈسٹریز کے درج ذیل مراکز میں اسسٹنٹ مینجر تعینات ہیں۔

نمبر شمار	نام دفتر / مرکز	تعداد آسامی
۱۔	صدر دفتر کوئٹہ	۲
۲۔	قالین بافی / کشیدہ کاری مرکز کلی سرکی کوئٹہ	۱
۳۔	〃 〃 〃 شیخان 〃	۱
۴۔	〃 〃 〃 کیچی بیگ کوئٹہ	۱
۵۔	〃 〃 〃 کلی شابو کوئٹہ	۱
۶۔	〃 〃 〃 کلی علمدار روڈ کوئٹہ	۱
۷۔	〃 〃 〃 مری آباد کوئٹہ	۱
۸۔	〃 〃 〃 کلی کبیر کوئٹہ	۱
۹۔	〃 〃 کلی دیبہ کوئٹہ	۱
۱۰۔	〃 〃 〃 برودری روڈ کوئٹہ	۱
۱۱۔	مرکز سریاب روڈ کوئٹہ۔	۱
۱۲۔	کمرشیل کارپٹ سنٹر مری آباد کوئٹہ۔	۱
۱۳۔	ہینڈی کرافٹس [illegible] سنٹر کوئٹہ۔	۱
۱۴۔	〃 〃 ڈیویلپمنٹ سنٹر کوئٹہ	۱
۱۵	〃 〃 〃 قلات	۱

۱	۲	۳
۱۶-	صمال انڈسٹریز اسٹیٹ کوئٹہ	۱
۱۷-	سروس سینٹر کوئٹہ	۱
۱۸-	قالین بافی مرکز مچھ بولان	۱
۱۹-	〃 〃 〃 سبی	۱
۲۰-	〃 〃 〃 ہرنائی	۱
۲۱-	〃 〃 〃 جھٹ پٹ (ڈیرہ اللہ یار)	۱
۲۲-	〃 〃 〃 ڈیرہ مراد جمالی	۱
۲۳-	〃 〃 〃 لہڑی	۱
۲۴-	〃 〃 〃 اوستہ محمد	۱
۲۵-	〃 〃 〃 کوہلو	۱
۲۶-	〃 〃 〃 میوند	۱
۲۷-	〃 〃 〃 مستونگ	۱
۲۸-	〃 〃 〃 بریسچینہ	۱
۲۹-	〃 〃 〃 قلات	۱
۳۰-	قالین بافی سینٹر سوراب	۱
۳۱-	〃 〃 〃 خضدار	۱
۳۲-	〃 〃 〃 بیلہ	۱
۳۳-	〃 〃 〃 تربت	۱
۳۴-	قالین بافی مرکز نوشکی	۱
۳۵-	〃 〃 〃 خاران	۱

١	٢	٣
٣٦ -	ووڈ ورک سینٹر سبی	١
٣٧ -	لیدر ایمبرائیڈری سینٹر لہڑی	١
٣٨ -	قالین بافی مرکز پشین	١
٣٩ -	〃 〃 〃 چمن	١
٤٠ -	〃 〃 〃 قلعہ سیف اللہ	١
٤١ -	〃 〃 〃 ژوب	١
٤٢ -	〃 〃 〃 خانوزئی	١
٤٣ -	〃 〃 〃 لورالائی	١
٤٤ -	〃 〃 〃 ڈکی	١
٤٥ -	〃 〃 〃 زرندرہ	١
٤٦ -	ٹیلرنگ کم کٹنگ اینڈ نٹنگ سینٹر مری آباد کوئٹہ	١
	کل میزان	٤٧

فی الحال محکمہ سمال انڈسٹریز کے درج ذیل مراکز میں اسسٹنٹ مینیجرز کی آسامیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار	نام دفتر / مرکز	تعداد آسامی
١-	ہینڈی کرافٹس ڈیویلپمنٹ سنٹر خضدار	١
٢-	قالین بافی مرکز دالبندین۔	١
٣-	لیدر ایمبرائیڈری سنٹر تربت	١
٤-	کارپٹ ٹیچرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کوئٹہ	١
	کل میزان	٤

سروس کے قوانین کے مطابق مندرجہ بالا خالی آسامیاں محکمانہ ترقی کے کوٹہ میں آتی ہیں۔ جن کے لئے مستحق اہلکاران فی الحال دستیاب نہیں ہیں جو قانون کے تقاضے پورے کرتے ہوں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- (ضمنی سوال) جناب والا! وزیر موصوف نے فرمایا کہ کچھ آسامیاں خالی ہیں۔ ہمارے ملک میں بے روزگاری ہے ان آسامیوں کو کب تک پُر کیا جائے گا؟

وزیر صنعت و حرفت۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ میں نے معزز رکن سے عرض کیا ہے کہ چار پوسٹیں ڈیپارٹمنٹل پروموشن سے ہیں۔ کیونکہ ابھی ان کی سروسز قانونی تقاضے پورے نہیں کر رہی ہیں اس لئے ان کے پُر ہونے میں دو تین ماہ باقی ہیں۔ اس میعاد کے بعد وہ اس کے اہل ہوں گے۔ اس کے بعد ان کی ڈیپارٹمنٹل پروموشن ہو جائے گی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔:- جناب اسپیکر! میں وزیر موصوف سے گذارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں جلد از جلد کوشش فرمائیں۔ کیونکہ ہمارے صوبے میں بیروزگاری ہے۔ اور کافی گریجویٹ بے روزگار ہیں۔ اگر انہیں سلیکٹ کر لیا جائے تو مناسب ہوگا۔

وزیر صنعت و حرفت:- جناب والا! جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا کہ سروس رولز کے تحت پچاس فیصد آسامیاں پروموشن سے اور پچاس فیصد ڈائریکٹ پُر کی جاتی ہیں اس طرح اگر ہم ان آسامیوں پر بھی ڈائریکٹ لوگوں کو لیتے ہیں تو ملازمین کی حق تلفی ہوتی ہے

اور پھر وہ سروس رولز کو چیلنج کریں گے۔ ان آسامیوں کو پُر کرنے سے ہمیں دو آسامیاں خالی ملیں گی۔ جن پر ہم نئی تعیناتی کریں گے۔

مسٹر اقبال احمد کھوسہ :۔ (ضمنی سوال) جناب والا! میں بھی یہی سوال پوچھنا چاہتا تھا۔ کہ یہ آسامیاں کافی عرصہ سے خالی پڑی ہیں کیوں ابھی تک پُر نہیں کی گئیں اس جواب وزیر موصوف نے ابھی وضاحت سے دیدیا ہے۔

مسٹر اسپیکر ! اگلا سوال سردار چاکر خان ڈومکی صاحب کا ہے۔ دریافت فرمائیں۔

***نمبر ۱۴۱ ۷۔ سردار چاکر خان ڈومکی۔**

کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کارپٹ سینٹر لہڑی کے قیام سے اب تک اس سنٹر میں تیار کیے گئے قالینوں کی تعداد کتنی ہے۔ نیز ان قالینوں سے حاصل شدہ آمدنی اس سنٹر کا سالانہ خرچہ اور اسٹاف کی تنخواہوں کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر صنعت و حرفت۔

کارپٹ سینٹر لہڑی جو کہ تربیتی مرکز ہے میں قیام سے اب تک مختلف سائز کے تیار کیے گئے قالینوں کی تعداد ۲۲۵ ہے۔ ان قالینوں سے حاصل شدہ آمدنی مبلغ ۱ر۵۵ر۴۳۹/۷۲ روپے ہے مالی سال ۱۹۸۶-۸۷ کا خرچہ مر/ ۲ر۱۰ر۲۲۹ روپے ہے۔
سٹاف کی سالانہ تنخواہوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد آسامی	سالانہ تنخواہ	
۱۔	اسسٹنٹ مینجر	۱	۲۰،۷۶۰—۰۰	روپے
۲۔	اکاؤنٹس اسسٹنٹ	۱	۹،۵۱۰—۰۰	〃
۳۔	کارپٹ ٹیچر	۲	۲۰،۹۶۴—۰۰	〃
۴۔	لیڈی ڈیمانسٹریٹر	۱	۱۰،۴۸۲—۰۰	〃
۵۔	جونیئر کلرک		۶،۳۶۰—۰۰	
۶۔	نائب قاصد		۶،۴۲۰—۰۰	
	INDEX PAY		۷،۱۹۹—۰۰	روپے
			۸۱،۶۹۵—۰۰	روپے
	REGULAR ALLOWANCES		۲۲،۸۲۴—۰۰	
	کل میزان		۱،۰۴،۵۱۹—۰۰	روپے

میر چاکر خان ڈومکی ۔ (ضمنی سوال) جناب والا! جواب میں خسارہ بتایا گیا ہے یہ کب کم ہوگا، جو کافی عرصہ سے سالانہ خسارہ چلا آرہا ہے۔؟

وزیر صنعت و حرفت۔ میں معزز رکن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں یہ خسارہ نہیں ہے۔ یہ جو تعلیمی ادارے ہوتے ہیں ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ ہیں یہ بے روزگار افراد کو ٹریننگ دیتے ہیں تاکہ یہ کام سیکھ سکیں۔ اور بعد میں اپنے طور پر کام کر سکیں۔ ان سنٹروں میں کوئی وظیفہ نہیں دیا جاتا بلکہ یہاں سے تربیت دے کر لوگوں کو روزگار کمانے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ یہ حکومت کی اسکیمیں منافع کے لئے نہیں ہوتی ہیں بلکہ لوگوں کو تربیت دینے کے لئے وہاں داخل کیا جاتا ہے۔

پھر بھی یہ ایک واحد محکمہ ہے جس میں ایک لاکھ اور چار ہزار روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔ آپ دوسرے تعلیمی اداروں کو لیں ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کو لیں وہاں پر کسی قسم کی آمدنی نہیں ہوتی ہے میں معزز رکن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے وہاں تجارت نہیں کرنی ہے بلکہ اپنے بچوں کو تربیت دینی ہے تاکہ وہ مقامی سطح پر ہنر سیکھ سکیں وہ جو چیز تیار کرتے ہیں ہم اس کو فروخت کرتے ہیں تاکہ اس سے آمدنی بھی ہو سکے۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی۔ جناب والا! جواب میں لیڈی ڈیمانسٹریٹر کا ذکر کیا گیا ہے یہ تو وہاں پر نہیں ہے۔

وزیر صنعت وحرفت:۔ لیڈی ڈیمانسٹریٹر کا کام بھی بچوں کو ہنر سکھانا ہے۔ اس لئے اس کا نام وہاں پر دیا گیا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ (ضمنی سوال) جناب والا! جہاں قالین بافی کا مرکز ہوتا ہے۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا ہے جو چیزیں تیار ہوں وہ وہاں کے مقامی لوگوں کو دی جائیں۔ یہ جو قالین وغیرہ بنتے ہیں کوئٹہ کی یا دیگر مارکیٹوں میں چلے جاتے ہیں۔ اگر یہ وہاں کے مقامی لوگوں کو فروخت کر دیئے جائیں تو یہ ان کا حق ہے کیونکہ یہ ان کے علاقوں میں صنعتیں ہیں۔ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

وزیر صنعت وحرفت۔ میں معزز رکن کو بتلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے کہا ہوا ہے کہ جو مقامی سطح پر خریدنا چاہے۔ ہم اس کو فروخت کر دیتے ہیں اگر کوئی خریدنا چاہے۔ تو خرید سکتا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر! جبکہ یہ کوئٹہ یا دیگر مارکیٹوں میں بیجتے ہیں اور ٹرانسپورٹیشن خرچ ہیں یہ وہاں پر ہی مقامی لوگوں کو فروخت کردیں۔

وزیر صنعت و حرفت:۔ یہ حکومت کی پالیسی ہے قومی خزانے کا سوال ہے اس کے متعلق جو بھی فیصلہ کیا جائے مجھے قبول ہے اور میرے محکمے کو منظور ہے اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

مسٹر اسپیکر! اگلا سوال۔

***۶۳۸۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔**

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ مکران کو گندم سپلائی کس ٹھیکیدار کو دیا گیا ہے۔ نیز کیا مذکورہ ٹھیکہ ٹینڈر کے ذریعے دیا گیا ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

الحاج جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)

۱۔ سال ۸۸۔۱۹۸۷ء کے لئے مکران ڈویژن کے لئے گندم کی ڈھلائی کراچی سے پسنی و گوادر کا ٹھیکہ محکمہ ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیدار عبدالستار لاسی کو دیا گیا ہے۔

۲۔ ٹھیکہ کے لئے باقاعدہ ٹینڈر بذریعہ اخبارات مورخہ ۱۳؍اپریل ۱۹۸۷ء طلب کئے گئے۔ محکمہ ہذا کے قواعد کے مطابق منظور شدہ ۶؍ ٹھیکیداران نے ٹینڈر میں حصہ لیا۔

		نرخ
۱۔	میسرز افغان اینڈ کمپنی	۳۴/- روپے
۲۔	سید عبدالسلام	۳۳/۹۰ روپے
۳۔	عبدالرشید جدون	۳۳/- روپے
۴۔	شمریز خان	۳۵/- روپے
۵۔	فیض اللہ شاہ	۳۷/- روپے
۶۔	عبدالستار لاسی	۳۰/- روپے

۳۔ عبدالستار لاسی ٹھیکیدار کے نرخ مبلغ ۳۰/- روپے سب سے کم تھے بعد ازیں ٹھیکیدار عبدالستار لاسی نے ریٹ میں مزید کمی کی پیش کی اور مبلغ ۲۶/۳۵ روپے فی بوری (۹۴ کلوگرام) ڈھلائی گندم برائے مکران ڈویژن (ساحلی علاقہ) پسنی، گوادر، محکمہ ہذا نے قواعد و ضوابط کے مطابق منظور کر لیا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب والا! چونکہ وزیر متعلقہ نہیں موجود ہیں میں اس سوال کو دریافت نہیں کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر:۔ یہ آپ کا کام نہیں ہے۔ اس کا فیصلہ کرنا ہمارا کام ہے۔

پرنس یحییٰ جان بلوچ:۔ جناب والا! اسمبلی کا اجلاس کافی عرصے کے بعد ہو رہا ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمام وزراء صاحبان کی کرسیاں خالی ہے تو میں جام صاحب کی خدمت عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ان تمام وزراء صاحبان کو پابند کریں کہ وہ اجلاس میں حاضر رہا کریں جناب اسپیکر! جو کاغذات ہمارے پاس آتے ہیں ہم انکا مطالعہ کر کے آتے ہیں مگر جواب کیلئے

وزرائ صاحبان موجود نہیں ہوتے ہیں ہم کن سے دریافت کریں ۔؟ اسلیئے میں جام صاحب سے دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ وہ وزرا صاحبان کو پابند کریں اجلاس تو کبھی کبھی ہوتا ہے ۔ ہم متعلقہ بات کس سے کریں ۔

وزیر اعلیٰ :۔ جناب والا! میں نے تو پہلے ہی وزرائ صاحبان کو کہ دیا ہے کہ وہ اسمبلی کے اجلاس کی پابندی کریں اور سب باتوں پر اسمبلی اجلاس کو ترجیح دیں اور اسمبلی میں موجود رہیں لیکن کچھ مجبوریاں ہو جاتی ہیں جیسا بنگلزئی صاحب کی والدہ سخت بیمار ہیں وہ حاضر نہیں ہوسئے ہیں وہ علاج کے لیئے ان کو کراچی لے گئے ہیں ۔ اسلیئے انہوں نے درخواست دی ہوگی ۔ آج کافی وزرائ اجلاس میں حاضر نہیں ہیں تو میں انکو پابند کرونگا وہ آئیندہ اس بات کا خیال رکھیں ۔

مسٹر اسپیکر :۔ سردار بنگلزئی صاحب نے اجلاس سے رخصت مانگی ہے انکی درخواست بھی پہنچی ہے ۔ اور انکی درخواست پڑھی جائے گی لیکن پھر بھی آج اکثر وزرائ صاحبان کی کرسیاں خالی نظر آرہی ہیں یہ ایک اچھی روایت نہیں ہے ۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ وزرائ صاحبان کو اسمبلی اجلاس کی زیادہ پرواہ نہیں ہے ۔ لہٰذا میں وزیر اعلیٰ صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ وزرا صاحبان کو اجلاس میں آنے کیلئے پابند کریں اور اسمبلی کی کاروائی کو موثر بنائیں تاکہ اسمبلی کی کارکردگی کو زیادہ بہتر بنایا جا سکے کیونکہ اسمبلی کے کام سے لاتعلق رہنا یہ ایک اچھی مثال اور روایت نہیں ہے

ایک سوال ۲۲۸ نوشیروانی صاحب کا ہے اس کا جواب ایوان کی ٹیبل پر رکھ دیا گیا ہے اگر اس کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو آپ حضرات کر سکتے ہیں ۔

مسٹر نصیر احمد باچا :۔ جناب والا! ہم ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں ۔ اگر انکا جواب جام

صاحب دے دیں تو ہم پھر ضمنی سوال کریں گے پہلے جام صاحب جواب تو پڑھیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ جام صاحب یا اس سے متعلق کوئی پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب ہیں وہ اس کا جواب دے دیں تو بعد میں ضمنی سوال دریافت کیا جائے گا۔ سوال نمبر ۶۳۸ ہوگا۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! اس سوال سے متعلق کوئی ممبر صاحب سوال پوچھنا چاہے تو میں موجود ہوں اور جواب دینے کے لیئے تیار ہوں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب والا! وزیر متعلقہ موجود نہیں میں کس سے پوچھوں؟ محکمہ کے وزیر کی اور بات ہوتی ہے وہ اپنے محکمے سے پوری طرح واقف ہوتا ہے۔

مسٹر اسپیکر: وزیر صاحب سے کہیں گے کہ آپ کو ٹھیکہ وغیرہ دے دیگا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب والا! یہ اجلاس صرف چند دن ہوتا ہے۔ صرف ٹھیکہ کی بات نہیں ہے اسمبلی اجلاس تو تو نوے دن بعد ہوتا ہے۔ اس میں کبھی کورم نہیں ہوتا ہے تو کبھی وزراء صاحبان نہیں ہوتے ہیں اگر آپ اسمبلی کا اجلاس بلاتے ہیں تو اس کو ٹھیک طریقے سے چلائیں اگر وزراء صاحبان کو دلچسپی نہیں ہے تو وہ سیٹیں خالی کر دیں تاکہ ہم انکو بھر دیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ اگلا سوال مسٹر نصیر باچا صاحب کا ہے۔

*۶۷۰ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ چمن کا گندم کا سالانہ کوٹہ کس قدر ہے نیز سال ۱۹۸۶-۸۷ء میں پرمٹ پر کتنا ٹن گندم کوئٹہ سے چمن کے لیئے جاری کیا گیا ہے

وزیر اعلٰی:- ملک میں جزوی راشن بندی کا نظام مورخہ ۱۶-۴-۸۷ سے ختم کردیا گیا ہے۔ جزوی راشن بندی کے تحت چمن کا سالانہ کوٹہ ۱۵۸۶۴ ٹن تھا عوام کی ضروریات کے مدنظر ڈپٹی کمشنر پشین کی سفارشات پر اسی کوٹہ کو بڑھا کر ۱۷۴۲ ٹن ماہوار یا ۲۰۹۰۴ ٹن سالانہ جاری کرنے کے احکامات دیئے گئے ہیں محکمہ خوراک بلوچستان اس ضمن میں پرمٹ جاری نہیں کرتا۔

مسٹر اسپیکر:- اگلا سوال بھی نصیر باچا صاحب کا ہے۔

*۶۷۱ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند سال بیشتر کوئٹہ سے چمن کے لئے گندم/آٹا اور چاول کا پرمٹ اے سی چمن جاری کرتا تھا جبکہ اب یہ پرمٹ ڈی سی پشین جاری کرتا ہے۔

(ب) اگر جزو الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ پرمٹ اے سی چمن کے بجائے ڈی سی پشین کے ذریعے جاری کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔

وزیر اعلٰی۔

(الف) محکمہ خوراک گندم آٹا، چاول وغیرہ کے پرمٹ جاری نہیں کرتا۔ یہ کام مقامی انتظامیہ کا ہے۔

(ب) جیساکہ جواب الف میں بتایاگیا ہے کہ محکمہ خوراک کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔ (ضمنی سوال) جناب والا! گندم وغیرہ کے لیئے پرمٹ اب ڈپٹی کمشنر جاری کرتا ہے اور ڈپٹی کمشنر کی سفارش پر کوٹہ بڑھا دیاگیا ہے۔ عام آدمی کو پانچ بوری گندم یا اپنے کھانے کے لئے پرمٹ کے حصول میں دشواری پیش آتی ہے۔ اگر اے سی چمن کو پرمٹ جاری کرنے کے اختیار دیئے جائیں تو بہتر ہوگا۔ تاکہ عوام کو سہولت ہو اور پانچ بوری کے پرمٹ اے سی چمن جاری کر سکے۔

وزیر اعلیٰ: جناب والا! ہمارے معزز ممبر صاحب کو جواب دیاگیا ہے انہوں نے اس کو نہیں پڑھا ہے اس جواب سے ظاہر ہوتا ہے اب گندم کی راشن بندی نہیں رہی لہذا جس قدر بھی کوئی گندم وغیرہ لے جانا چاہے تو لے جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اس کے علاوہ جیسا کہ معزز رکن کو علم ہے ان کا علاقہ بارڈر کا علاقہ ہے اگر یہ گندم باہر چلی جانا شروع ہو گئی تو علاقے کے لوگوں کو گندم کا ایک دانہ بھی نہیں مل سکے گا میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں جو گندم انکو اپنی ضرورت کے لئے چاہیے ہوگی حکومت کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہوگی اپنے استعمال کے لیئے آپ ہر جگہ سے گندم حاصل کر سکتے ہیں جیساکہ سب کو معلوم ہے باران رحمت بھی نہیں ہو رہی ہے بارش نہ ہونے کی وجہ سے آئندہ گندم کی کمی ضرور ہو جائے گی لہذا آج سے ہی ہمیں گندم کے متعلق پالیسی بنانی ہے۔ میں ایوان کی اطلاع کے لئے کہتا ہوں کہ ہم نے اس کے لیئے فوری اقدام کر لئے ہیں تاکہ لوگوں کو خوراک کے لیئے گندم ملے نہ کہ اس کی سمگلنگ ہو اور یہ افغانستان چلی جائے۔

پرنس یحیٰ جان بلوچ۔ جناب والا! اس دن اخبار میں تھا کہ پاکستان گندم کے معاملہ خود کفیل ہو گیا ہے۔ بلکہ گندم ایکسپورٹ بھی کرنے لگے گا۔ لیکن جناب والا! اچھا تو یہ ہوگا کہ

پہلے ہم اپنے عوام کے لیئے اپنے آپ کو گندم میں خود کفیل بنائیں۔ اگرچہ ہم تو ہر چیز اللہ تعالے پر ڈالیں گے اس کے فضل و کرم سے اس دن بارش بھی ہوئی اور خدا نے ہماری دعائیں مستجاب کیں تاہم ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے اور ہمیں چاہیئے کہ عوام کا خیال رکھیں اس کے بعد اگر ایکسپورٹ کریں لیکن پہلے اپنے لوگوں اور علاقوں کو خود کفیل بنانا ہے اس کے بعد باہر بھیجیں۔ جناب والا! اگر سمگلنگ کی بات ہے تو وہ ہو رہی ہے۔ لاریاں بھری ہوئی جا رہی ہیں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ نصیر باچا صاحب۔ میرے خیال میں آپکو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہے۔

اعلانات۔

مسٹر اسپیکر۔ اب سکریٹری اسمبلی اعلانات کریں گے۔

مسٹر اختر حسین خان۔ (سکریٹری اسمبلی) بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت جناب اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کو موجودہ اجلاس کیلئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:۔

۱۔ مسٹر عصمت اللہ خان موسیٰ خیل۔
۲۔ میر سلیم اکبر بگٹی۔
۳۔ حاجی محمد یوسف اچکزئی۔
۴۔ میر محمد صالح بھوتانی۔

سکریٹری اسمبلی ۔ رخصت کی درخواستیں ۔ پیش کیجاتی ہیں ۔ میر عبدالنبی جمالی صاحب ۔ وزیر مال سپورٹس کنٹرول بورڈ کی ایگزیکٹیو کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کیلئے اسلام آباد گئے ہوئے ہیں لہذا وہ مورخہ دس اور گیارہ جنوری ۸۸ء کے اجلاسوں شرکت نہیں کرسکتے ۔ موصوف کی درخواست ہے کہ انکو مذکورہ دنوں کی رخصت دی جائے ۔

میر فتح علی عمرانی ۔ جناب اسپیکر ۔ انکی درخواست منظور نہ کیجائے ۔ یہ پورا سال چکر کاٹتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں ۔

(کچھ آوازیں نامنظور کی جائے)

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر ! اگر ایمرجنسی ہے تو ٹھیک ورنہ منسٹرز کیلئے بالکل رخصت منظور کرنے کی اجازت نہیں دیجاتی ۔

پرنس یحیٰی جان بلوچ ۔ میر عبدالنبی جمالی صاحب سپورٹس بورڈ میں بلوچستان کی نمائندگی کرتے ہیں لہذا وہاں انکا ہونا ضروری ہے ۔ لیکن جناب والا ! مجھے تین چار روز قبل ریونیو وزارت سے متعلق کاغذات ملے ۔ ہم نے انکو اسٹڈی کیا لیکن وہ یہاں موجود نہیں آئندہ اگر ایسی بات ہو تو ہمیں بتایا جائے تاکہ ہم یہاں آکر اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ اپنا اور کوئی کام کیوں نہ کریں ۔ اسلئے کہ وہ تو اسمبلی میں موجود نہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ وزیر صاحب تو اسلام آباد سرکاری کام سے گئے ہوئے ہیں تاہم میں جام صاحب سے

درخواست کرونگا کہ وہ وزراٗ صاحبان کو ہدایت کریں کہ آئندہ وہ پابندی سے اسمبلی کے اجلاس میں آیا کریں کیونکہ اسمبلی کا اجلاس ہر کام سے اہم ہے اور پھر یہ کوئی اچھی پارلیمانی روایت بھی نہیں اصول یہ ہے کہ سیشن کے دوران وزراٗ ایوان میں موجود رہیں ۔

اب سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیا ئے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔ جناب اسپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ سرکاری کام تو سیشن کے بعد بھی ہو سکتے ہیں انکو سیشن کے بعد بھیجیں ۔ کیا سیشن کے دوران علاقے کام شروع ہو جاتے ہیں ۔؟

مسٹر اسپیکر! اگر آپ بھی وزیر بن گئے تو آپ بھی غائب رہیں گے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- میری وزارت ہو یا نہ ہو ۔ تاہم میں ایسی صورت میں عوام کے مفاد کو میٹنگز سے (ری MEETANG) سے زیادہ ترجیح دونگا ۔

سکریٹری اسمبلی ۔ میر ہمایوں خاں مری وزیر خزانہ کسی سرکاری میٹنگ کے سلسلہ میں اسلام آباد گئے ہوئے ہیں اس لیئے وہ اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ۔ لہذا انکے حق میں بمورخہ ۱۰ جنوری ۸۸ء کی رخصت منظور کیجائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیجائے ؟

(کچھ آوازیں) نامنظور کیجائے ۔

مسٹر اسپیکر۔ تو میں ہاؤس کے سامنے اس معاملہ کو رائے شماری کے لئے پیش کروں گا۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب اسپیکر! اس بارے میں وضاحت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اسمبلی کے اجلاس سے پہلے میں نے تقریباً تمام وزرأ صاحبان کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے اسلئے وہ اجلاس کے دوران بغیر کسی عذر کے شامل ہو جائیں۔ لیکن اسکے بعد ان کا ٹیلیفون آیا کہ وہ اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں وہاں موجود ہیں۔ لہذا انہوں نے اسپیکر صاحب کو درخواست بھی دی ہے چھٹی کے لئے تاہم میں ایوان کے سامنے یہ دہرانا چاہتا ہوں کہ ہم تمام کا یہ فرض ہے کہ اسمبلی کا ڈیکورم یعنی وقار اور اسکی عزت کو ہر چیز پر مقدم سمجھا جائے۔ اس لئے میں اپنے تمام رفقائے کار جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کی خدمت میں عرض کروں گا۔ نہ صرف وزرأ صاحبان بلکہ پارلیمانی سکریٹری صاحبان ایڈوائزر صاحبان اور معزز اراکین کی خدمت میں بھی یہ عرض کروں کہ وہ اسمبلی کے اجلاس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں اسلئے مجھے امید ہے کہ آئندہ مجھے ایسی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ کابینہ کے اراکین اس بات کا خاص خیال رکھیں گے اور اسمبلی کے میٹنگز میں شریک ہوتے رہیں گے۔ اس کے علاوہ میں نے محکموں کے سکریٹریز کو بھی ہدایت دی ہے کہ وہ بھی اسمبلی سیشن کے دوران یہاں حاضر رہیں۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ وزرأ صاحبان اور ممبر حضرات کسی شکایت کا موقع نہیں دیں گے۔

مسٹر اسپیکر۔ میرے خیال میں ایم پی اے صاحبان بھی اسمبلی کی کارروائی میں خاطر خواہ حصہ نہیں لیتے اگر وہ اسمیں دلچسپی لیں گے تو وزرأ صاحبان غیر حاضر نہیں ہونگے۔ ورنہ اگر اسمبلی میں کوئی کارروائی ہی نہ ہو تو صرف بیٹھنے سے آپ کیسے اسے موثر بنائیں گے لہذا میں ممبر صاحبان سے بھی

عرض کرونگا کہ آپ اسمبلی میں اپنے صوبے اور ملک کے معاملات لائیں اور اپنی سوچ و خیالات کے مطابق اظہار خیال کریں ۔ کیونکہ باہر کے لوگ یہاں کارروائی دیکھتے ہیں کہ یہاں کیا ہوتا ہے لہذا آپ اسمبلی کی کارروائی میں دلچسپی لے کر اسکو موثر بنانے کی کوشش کریں ۔

میر عبدالغفور بلوچ ۔ جناب اسپیکر! اس سلسلے میں پہلے بھی میں نے اس اسمبلی میں عرض کیا تھا کہ اسمبلی سیشن طلب کرنے سے ایک مہینہ پہلے اعلان کیا کریں ۔ اگر آپ دس دن پہلے اجلاس بلائیں تو کیا ہوگا ؟ اس مرتبہ بھی آپ نے صرف دس دن پہلے اسمبلی کا اجلاس طلب کیا اس طرح چار پانچ دن پہلے ہمیں اطلاع ملی ہم مکران کے کوئٹہ کو نہ سے سوال نہیں بھیج سکتے ۔ لہذا آپ مہربانی فرما کر کم از کم بیس دن پہلے ہی ہمیں اطلاع دیں ۔ شکریہ ۔

مسٹر اسپیکر ۔ غفور صاحب ! میرے خیال میں اگر ہم تین مہینے پہلے بھی تاریخ مقرر کردیں تو آپ حضرات کی طرف سے کوئی مؤثر کارروائی نہیں ہوگی ۔ مجھے افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوگا ۔ جیسا کہ آپکو پہلے بھی بتایا گیا ہے کہ جب بھی اسمبلی سیشن ختم ہو آپ حضرات اپنے سوالات تحریک استحقاق اور تحریک التواء وغیرہ بھیجا کریں ۔ اور تیار ہو کر اسمبلی میں آیا کریں ۔

اب میرے خیال میں اختر صاحب سکریٹری اسمبلی اگلا اعلان پڑھیں ۔

سکریٹری اسمبلی :- سردار بہادر خان بنگلزئی وزیر خوراک اپنی درخواست میں فرماتے کہ وہ اپنی والدہ کو علاج کے لئے کراچی لے جا رہے ہیں لہذا آج سے دس دن تک کے لئے ان کی رخصت منظور کیا ئے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیا ئے ؟

(رخصت منظور کیگئی)

سکریٹری اسمبلی۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ۔ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات سرکاری کام کے سلسلے میں اسلام آباد گئے ہوئے ہیں لہذا انکی درخواست ہے کہ مورخہ دس، گیارہ اور بارہ جنوری ۸۸ء کے اسمبلی اجلاسوں کیلئے انکی رخصت منظور کیجائے۔

مسٹر اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیجائے؟

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر! منسٹرز کے لئے رخصت منظور نہیں ہونی چاہیئے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! میرانی ڈیم فائنل اسٹیج پر ہے وہاں پی اینڈ ڈی کے منسٹر کا موجود ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اعلانات پرائم منسٹر نے گوادر میں کیئے تھے مکران کے ممبران کو اسکا کو علم ہوگا۔ ان اعلانات کو بھی عملی جامہ پہنانا ہے۔ اور دوسری رقومات جو پرائم منسٹر صاحب نے منظور کی تھیں انہیں بھی حاصل کرنا ہے۔ اگر ہمارا کوئی وزیر اس موقع پر مرکز میں موجود نہیں ہوگا جو پیسے ہمیں مرکز سے ملنے تھے وہ تعطل میں پڑ جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ چند ضروری چیزیں ہیں جنہیں ہم نظرانداز نہیں کرنا چاہتے۔ اور میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ وزراء صاحبان کو اسمبلی اجلاس میں حاضر ہونا چاہیئے اگر کوئی وزیر بغیر جواز کے حاضر نہیں ہوتا تو پھر ایوان اس وزیر اور ممبر کی چھٹی منظور نہ کرے۔

مسٹر اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کیجائے۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری بلوچستان اسمبلی :- مسٹر بشیر مسیح نے درخواست دی ہے کہ وہ موجودہ اجلاس کے دوران کوئٹہ میں موجود نہیں ہونگے لہذا انکے حق میں پورے سیشن کی درخواست منظور کیجائے

آغا عبدالظاہر :- جناب والا! نواب تیمور شاہ جوگیزئی وزیر صحت ابھی بیمار ہیں اور سیشن میں نہیں آ سکتے ہیں ۔ اور انکے پارلیمانی سیکرٹری بھی چھٹی پر جا رہے ہیں ۔ تو ان کی جگہ ایوان میں کون ہوگا

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ بشیر مسیح کی رخصت منظور کیجائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی :- حاجی ظریف خان مندوخیل نے درخواست دی ہے کہ وہ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں کراچی جا رہے ہیں لہذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کیجائے ۔

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ حاجی ظریف خان مندوخیل کی رخصت منظور کیجائے ۔

رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی :- سردار احمد شاہ کھیتران وزیر بلدیات نے بوجہ بیماری آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب والا! منسٹر لوکل گورنمنٹ اور منسٹر پی اینڈ

ڈی بلوچستان میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں انہیں اسمبلی اجلاس میں موجود ہونا چاہیئے ۔ ویسے بھی آج اسمبلی کا پہلا دن ہے ۔

وزیر اعلیٰ :- جیسا کہ ایوان کے علم میں ہے کہ ہمارے وزیر صحت نواب تیمور شاہ جوگیزئی علیل ہیں اور کراچی کے ہسپتال میں داخل ہیں ۔ میں نے احمد شاہ کھیتران کو اپنی طرف سے انکی عیادت کیلئے اور انکی خیریت دریافت کرنے کیلئے انہیں بھیجا ہے ۔ لہٰذا میں ایوان سے درخواست کرونگا کہ باایں وجہ انکی رخصت منظور کی جائے ۔

آغا عبدالظاہر :- جناب والا! یہ تو پھر غلط بیانی ہوئی ۔ وزیر صاحب کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوں اور جام صاحب فرماتے کہ میں نے انہیں وزیر صحت نواب تیمور شاہ کی عیادت کے لئے کراچی بھیجا ہے ۔ معلوم نہیں کون صحیح اور کون غلط ہے ۔

(قہقہے اور آپس میں باتیں)

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب اسپیکر ان کو ۱۰۷ کا بخار ہے وہ یہاں تھوڑا ٹھیک ہو سکتا ہے ۔ ؟

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ سردار احمد شا کھیتران کی رخصت منظور کیجائے ۔

(رخصت منظور کیگئی)

سیکرٹری اسمبلی :- سردار دینار خان کرد نے درخواست دی ہے کہ انہیں ضروری کام کے سلسلہ میں کراچی جانا ہے لہٰذا انہیں اجلاس سے چار روز کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ سردار دینار خان کرد کی درخواست رخصت منظور کیجائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:- چونکہ وزیر مال اسمبلی میں موجود نہیں انہوں نے ایک بل کوئٹہ حصول اراضی (رہائشی وترقیات اسکیمات) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء پیش کیا ہے ۔ چونکہ وزیر مال موجود نہیں ہیں لہذا یہ بل ۱۷ جنوری ۱۹۸۸ء کے اجلاس کیلئے ڈیفر کیا جاتا ہے ۔ اب اجلاس کی کارروائی ۱۲ جنوری تک ملتوی کی جاتی ہے ۔

(ساڑھے گیارہ بجے قبل از دوپہر اسمبلی کا اجلاس سہ شنبہ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۸۸ء تک کے لیے ملتوی ہوگیا)

(گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کوئٹہ ۸۷۱ ۱۰-۸۸ تعداد ۱۵۰)